68

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

الفضل — روزنامہ — ربوہ

بروز ہفتہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۰/۲۵ | ۸ شوال ۱۳۹۱ھ، ۲۷ نبوت ۱۳۵۰ ہش، ۲۷ نومبر ۱۹۷۱ء | نمبر ۲۷۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار احمدیہ

ربوہ ۔ ۲۶ نبوت ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ۲۵ نبوت کی رپورٹ مظہر ہے کہ:-

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

احباب حضور کی صحت و عافیت کے لئے خاص طور پر دعائیں کرتے رہیں

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت اکثر مختلف عوارض کی وجہ سے ناساز رہتی ہے۔

احباب جماعت حضرت سیدہ ممدوحہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے بھی التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

عزیزم مکرم فلائٹ لیفٹیننٹ عبد المالک راجہ ابن مکرم میجر عبد الحمید صاحب مبلغ جاپان کا نکاح ہمراہ عزیزہ بشریٰ باجوہ بنت مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب باجوہ کارکن تحریک جدید ربوہ مبلغ سات ہزار روپیہ حق مہر پر مورخہ ۱۲ نومبر ۱۹۷۱ء کو حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد پر مکرم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری نے نماز ظہر کے بعد مسجد مبارک ربوہ میں پڑھا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔

(چوہدری مبارک مصلح الدین احمد نائب وکیل المال ثانی)

نمایاں کامیابی

میرے بھتیجے عزیزم عبد السمیع ابن چوہدری عبد الرحمٰن صاحب (سابق امیر جماعت احمدیہ ملتان) خدا کے فضل سے امسال B.D.S کے فسٹ پروفیشنل امتحان میں اول آئے ہیں۔

احباب جماعت دعا کریں کہ مولا کریم اس کامیابی کو اس کے لئے بابرکت کرے اور یہ کامیابی آئندہ کامیابیوں کا پیش خیمہ ہو۔ نیز خداوند کریم اس ہونہار بچے کو زیادہ سے زیادہ دین کی خدمت کی توفیق دے۔

محمد شریف جنجوعہ چیف مینیجر
آئیڈیل لائف انشورنس کمپنی لمیٹڈ الفلاح لاہور

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

نصرت جہاں ریزرو فنڈ کی دوسری قسط کی ادائیگی کی آخری تاریخ ۳۰ نبوت (نومبر ۱۹۷۱ء) ہے۔ اس تاریخ تک کل وعدہ کا ساٹھ فیصد ضرور ادا ہو جانا چاہیئے۔

امراء و صدر صاحبان جماعتہائے احمدیہ اپنے اپنے ہاں وصولیٔ رقوم کے لئے ایسا مؤثر انتظام فرمائیں کہ کوئی بقایا دار نہ رہ جائے۔ جزاکم اللہ خیراً۔

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ کفار پر اسلئے غالب رہتے تھے

کہ

وُہ صبر، مصابرت اور مرابطت کے اوصاف سے متصف تھے

"دیکھو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کیا تنعّم پسند اور خور و نوش کے دلدادہ تھے جو کفار پر غالب تھے؟ نہیں یہ بات تو نہیں۔ پہلی کتابوں میں بھی اُن کی نسبت آیا ہے کہ قائم اللیل اور صائم الدہر ہوں گے۔ اُن کی راتیں ذکر اور فکر میں گزرتی تھیں۔ اور اُن کی زندگی کیسے بسر ہوتی تھی؟ قرآنِ کریم کی ذیل کی آیۂ شریفہ اُن کے طریق زندگی کا پورا نقشہ کھینچکر دکھاتی ہے۔ وَمِنْ رِّبَاطِ الْخَیْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ اور یَآ اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا۔ الآیہ اور سرحد پر اپنے گھوڑے باندھے رکھو کہ خدا کے دشمن اور تمہارے دشمن اس تمہاری تیاری اور استعداد سے ڈرتے رہیں۔ اَے مومنو! صبر اور مصابرت اور مرابطت کرو۔

رِبَاط اُن گھوڑوں کو کہتے ہیں جو دشمن کی سرحد پر باندھے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ صحابہؓ کو اعداء کے مقابلہ کے لئے مستعد رہنے کا حکم دیتا ہے۔ اور اس رِبَاط کے لفظ سے انہیں پوری اور سچی تیاری کی طرف متوجہ کرتا ہے۔ اُن کے سپرد دو کام تھے۔ ایک ظاہری دشمنوں کا مقابلہ اور دُوسرا رُوحانی مقابلہ۔ اور رباط لغت میں نفس اور انسانی دِل کو بھی کہتے ہیں۔ اور یہ ایک لطیف بات ہے کہ گھوڑے وُہی کام کرتے ہیں جو سدھائے ہُوئے اور تعلیمیافتہ ہوں۔ آجکل گھوڑوں کی تعلیم و تربیت کا اسی انداز پر لحاظ رکھا جاتا ہے اور اُسی طرح اُن کو سِدھایا اور سکھایا جاتا ہے جس طرح بچّوں کو سکولوں میں خاص احتیاط اور اہتمام سے تعلیم دی جاتی ہے۔ اگر اُن کو تعلیم نہ دیجائے۔ اور وہ سدھائے نہ جائیں تو وُہ بالکل نکمّے ہوں اور بجائے مفید ہونے کے خوفناک اور مُضر ثابت ہوں۔ یہ اشارہ اس امر کی طرف بھی ہے کہ انسانوں کے نفوس یعنی رِبَاط بھی تعلیمیافتہ ہونے چاہئیں اور اُنکے قویٰ اور طاقتیں ایسی ہونی چاہئیں جو اللہ تعالیٰ کی حدود کے نیچے نیچے چلیں۔ کیونکہ اگر ایسا نہ ہو تو وُہ اس حرب اور جدال کا کام نہ دسکیں گے جو انسان اور اُس کے خوفناک دشمن یعنی شیطان کے درمیان اندرونی طور پر ہر لحظہ اور ہر آن جاری ہے۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۵۴، ۵۵)

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۲۷ نبوت ۱۳۵۰ ھش

ہر خدمت کیلئے تیار رہنے اور مسلسل دُعائیں کرنے کی ضرورت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اولاً ۱۰ راخاء (اکتوبر) کو مجلس خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کے موقع پر اختتامی خطاب میں اور پھر ۱۵ راخاء (اکتوبر) کے خطبۂ جمعہ میں احباب جماعت کو وطن عزیز کی علاقائی سالمیت اور آزادی کی حفاظت کی خاطر قربانیاں پیش کرنے کے لئے تیار رہنے اور اللہ تعالیٰ کے حضور گریہ وزاری کے ساتھ دُعائیں کرنے کی پُر زور تحریک فرمائی تھی۔ چنانچہ حضور نے اجتماع خدام الاحمدیہ میں صدر مملکت آغا محمد یحییٰ خان صاحب کے ایک بیان کے حوالہ سے یہ بتانے کے بعد کہ ہمارا ملک نہایت نازک دور میں سے گزر رہا ہے فرمایا تھا:۔

اس سلسلہ میں مَیں جماعت احمدیہ کو عموماً اور اپنے عزیز نوجوانوں اور بچوں کو خصوصاً اس طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ تمہاری ماں یعنی مادرِ وطن آج تمہیں بلا رہی ہے۔ وہ تم سے قربانی چاہتی ہے۔ تم اس کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اس کے لئے ہر قربانی پیش کرنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ وطن کی سالمیت اور حفاظت کے لئے تمہاری طاقتوں کا آخری جزو بھی خرچ ہو جانا چاہیئے۔ تمہارے ذہن ہر قربانی کے لئے تیار اور تمہارے عمل تمہارے ذہنی فیصلوں کی ہر وقت تائید کرنیوالے ہوں۔ خدا کرے سارے اہلِ وطن ہی مادرِ وطن کی سالمیت پر ہر قربانی کیلئے تیار رہیں۔ لیکن ایک احمدی کو تو بہرحال پیچھے نہیں رہنا چاہیئے۔ صرف یہ نہیں کہ وہ کسی سے پیچھے نہ رہیں بلکہ انہیں دوسروں کی طرف دیکھے بغیر قربانیوں میں آگے ہی آگے بڑھتے چلے جانا چاہیئے۔

(اقتباس از ملخص مطبوعہ الفضل ۱۲ راکتوبر ۱۹۷۱ء)

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ نے ۱۵ راکتوبر کو خطبۂ جمعہ کے دوران صدرِ مملکت جنرل آغا محمد یحییٰ خان صاحب کی ۱۲ راکتوبر کی نشری تقریر کا حوالہ دیتے ہوئے جس میں انہوں نے کہا تھا کہ بھارتی فوجیں ہماری سرحدوں پر جمع ہیں اور کسی وقت بھی حملہ ہو سکتا ہے احباب کو ہر قربانی کے لئے تیار رہنے اور بہت دعائیں کرنے کی تلقین فرمائی۔ چنانچہ حضور نے فرمایا:۔

"پس اس وقت آپ نے اپنے مال سے بھی، وقت سے بھی اور اپنی ہر قسم کی مالی قربانیوں سے بھی اور اپنی دعاؤں سے بھی اپنے ملک کی خدمت، اپنی حکومت کی خدمت اور اپنے بھائیوں کی خدمت کرنی ہے اور اسی کی طرف میں آپ کو توجہ دلانا چاہتا ہوں۔

... دوست بہت دُعائیں کریں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے پاکستان کو ہر قسم کے نقصان اور ہر قسم کی بے عزتی سے محفوظ رکھے اور پاکستان کو ہر قسم کی کامیابی عطا کرے۔ اور پاکستان کے دشمنوں کے مقدر میں ساری ہی ناکامیاں ہوں عارضی طور پر بھی اور ہمیشہ کے لئے بھی۔ بعض دفعہ عارضی طور پر بھی کچھ نقصان اُٹھانا پڑتا ہے۔ خدا تعالیٰ پاکستان کو اس عارضی نقصان سے بھی محفوظ رکھے۔ خدا کرے عارضی نقصان بھی ہمارے دشمن کے حصہ میں آئے۔ اور پھر آخری فتح پاکستان ہی کو ملے اور آخری شکست بھی پاکستان کے دشمن کو نصیب ہو ــــ پس دعائیں اور بہت دُعائیں کریں۔"

اب وہ خطرہ جس کے پیش نظر حضور ایدہ اللہ نے احباب جماعت کو ہر قسم کی قربانی کرنے، اپنے وطن کی ہر خدمت بجا لانے اور ملک کی سالمیت کی حفاظت کے لئے بہت دعائیں کرنے کی تحریک فرمائی تھی کھل کر سامنے آگیا ہے اور بھارت نے [illegible] منصوبوں کو بالائے طاق رکھتے ہوئے باقاعدہ اعلان جنگ کئے بغیر مشرقی [illegible] کے ساتھ بھرپور حملہ کر دیا ہے اور صدرِ مملکت ملک بھر میں ہنگامی [illegible] قرار دے چکے ہیں۔ پس [illegible] ہر خدمت بجا لانے اور ہر قسم کی قربانیاں بڑھ چڑھ کر پیش [illegible] ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور پورے درد و الحاح کے ساتھ دن اور رات دعاؤں میں لگ جانا چاہیئے کہ وہ خدا جس نے اسلام کے نام پر محض اپنے فضل سے ہمیں یہ مملکت عطا فرمائی ہے خود اس کا حافظ و ناصر ہو، وہ اپنے فضل سے پاکستان کو ہر قسم کے نقصان اور ہر قسم کی بے عزتی سے محفوظ رکھے اور پاکستان کو عارضی نقصان سے بھی محفوظ رکھتے ہوئے ہر قسم کی کامیابی عطا کرے اور آخری فتح جو دشمن کی کمر توڑ کر رکھ دے پاکستان کو نصیب کرے اور وہ اس دشمن کو جو طاقت کے گھمنڈ میں پوری قوت کے ساتھ ہم پر حملہ آور ہوا ہے تباہ و برباد کر کے رکھ دے۔

ہمیں اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں اس حقیقت پر زندہ ایمان عطا کیا ہے کہ دعا ایک زبردست طاقت ہے جو غیر ممکن کو بھی ممکن میں بدل دیتی ہے۔ یہ اس لئے ہے کہ تمام خیر و برکت کا سرچشمہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ ہمیں اس کی ذات پر کامل توکل اور بھروسہ کرتے ہوئے اُس کی رحمت اور فضل اور تائید و نصرت کو جذب کرنا چاہیئے تا وہ جسے ہر طاقت اور قدرت حاصل ہے ہمارے دشمن کو اپنا دشمن قرار دیتے ہوئے اُس سے جنگ کرنے کے لئے خود میدان میں آجائے۔ جب ہم عرش الٰہی کو ہلا دینے والی دعاؤں کے ذریعہ اپنے قادر و عزیز اور قدیر و مقتدر خدا کو پکاریں گے تو وہ اپنے وعدہ کے بموجب ہماری دعاؤں کو قبول فرمائے گا اور اپنے فضلِ خاص کے نتیجہ میں دشمن کو تباہ و برباد کر کے آخری اور ہمیشہ قائم رہنے والی فتح ہمیں نصیب کریگا۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم اپنے قادر و عزیز اور رحمٰن و رحیم خدا پر پورا بھروسہ کرتے اور اُسی پر توکل رکھتے ہوئے اُس کا دروازہ کھٹکھٹائیں۔ جب ہم ہمہ نیستی ہو کر اس طرح اس کا دروازہ کھٹکھٹائیں گے تو ہمارے لئے ضرور کھولا جائے گا۔ اُس کے فضل اور انعام بارش کی طرح برسیں گے اور وہ یوم فرقان آجائے گا جو دشمن کو خائب و خاسر کر کے ایک دُنیا پر ہماری فتح کو آشکار کر دیگا اور خدا تعالیٰ اپنی فعلی شہادت سے ثابت کر دکھائے گا کہ

"میری فتح ہوئی میرا غلبہ ہوا"۔

خدا کرے کہ ہم اپنی ذمہ داریوں کو جیسا کہ وہ ہم سے چاہتا ہے نباہنے والے ہوں تا وہ ہم پر رجوع برحمت ہو اور ہم عند اللہ

اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا ۵ (الفتح آیت ۲)

کی بشارت کے مصداق ٹھہریں۔ آمین برحمتک یا ارحم الراحمین۔

صدق نیت سے شہادت کی تمنا کرنیکا اجر

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاں حملہ آور مشرکوں سے اپنے اموال اور اپنی جانوں اور اپنی زبانوں سے جہاد کرنے کی تلقین فرمائی ہے وہاں ساتھ ہی صدق نیت سے شہادت کی تمنا کرنے کے اجر پر بھی روشنی ڈالی ہے۔ چنانچہ حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ:۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مشرکوں سے اپنے اموال اپنی جانوں اور اپنی زبانوں کے ذریعہ جہاد کرو۔ (ابوداؤد کتاب الجہاد)

اسی طرح حضرت سہل بن حنیفؓ بیان کرتے ہیں کہ:۔

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صدق نیت سے شہادت کی تمنا کرے اللہ تعالیٰ اسے شہداء کے زمرہ میں شامل کرے گا، خواہ اس کی وفات بستر پر ہی کیوں نہ ہو۔" (مسلم کتاب الجہاد)

بہرحال جہاں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دشمن سے مڈھ بھیڑ کی آرزو کرنے سے منع فرمایا ہے وہاں دشمن کے ساتھ مقابلہ کی صورت میں پوری شجاعت اور بہادری کے ساتھ مقابلہ کر کے صبر کا پورا پورا مظاہرہ کرنے کی تلقین فرمائی ہے اور ساتھ ہی یہ بھی فرمایا ہے کہ جو شخص صدق نیت سے شہادت کی تمنا کریگا اسے اللہ تعالیٰ شہداء کے زمرہ میں ہی شامل کریگا خواہ اسکی وفات بستر پر ہی کیوں نہ ہو۔ اس سے شہادت کی تمنا کا اجر ظاہر ہو رہا ہے۔

دشمنوں کی جمعیتوں کو شکست دینے والا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ امر ذہن نشین کرایا ہے کہ دشمنوں کی جمعیتوں کو شکست دینے والا صرف اور صرف خدا تعالیٰ ہے اس لئے جب بھی دشمن کا مقابلہ کرنا پڑے تو پوری شجاعت اور پامردی کا مظاہرہ کرنے کے علاوہ اُسی سے دعاؤں کے ذریعہ نصرت طلب کرنی چاہیئے۔ چنانچہ حضرت عبد اللہ بن ابی اوفیٰؓ بیان کرتے ہیں:۔

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن دنوں میں جبکہ آپ کو ایک دشمن سے جنگ کرنا تھی سورج ڈھلنے کا انتظار کیا اور پھر آپ کھڑے ہوئے اور بطور نصیحت فرمایا۔ اے لوگو دشمن سے مڈھ بھیڑ کی آرزو نہ کرو۔ اللہ تعالیٰ سے خیر و عافیت کی دُعا مانگو لیکن جب تم کو دشمن کا مقابلہ کرنا ہی پڑے تو صبر کا مظاہرہ کرو اور سمجھ لو کہ جنت تلواروں کے سائے میں ہے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دُعا مانگی۔ اے اللہ! تُو کتاب نازل کرنیوالا ہے، بادلوں کو چلانیوالا ہے۔ دشمن کی جمعیتوں کو شکست دینے والا ہے۔ سو تُو اس دشمن کو شکست دے اور ان کے مقابلہ میں ہماری مدد فرما۔"

(مسلم کتاب الجہاد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انڈونیشیا

مذہبی معاشرتی اور جغرافیائی حالات کا مختصر جائزہ

(۲)

مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب فاضل مبلغ جماعت احمدیہ مقیم جوگجاکرتا انڈونیشیا

پھر نفسیاتی لحاظ سے ان کی ایک کوشش یہ معلوم ہوتی ہے کہ وہ اپنے عیسائی معاشرہ اور مشارکت کو زیادہ سے زیادہ اسلامی رنگ دیں۔ تا عوام مسلمین کو عیسائیت کا ماحول کوئی زیادہ اجنبی نہ معلوم ہو اور عیسائی مذہب قبول کرنے میں جو بعض دفعہ انہیں انقباض ہوتا ہے وہ کم سے کم تر ہو جائے۔ اس غرض کے لئے اول تو اپنے روزمرہ کے لیکچروں میں وہ مذہبی اصطلاحات ایسی استعمال کرتے ہیں۔ جو مسلمانوں میں عام طور پر درج ہیں۔ مثلاً "اللہ" کا لفظ اسلام میں معبود حقیقی کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ لیکن اب مسیحی منادوں نے اپنے خدا کے لئے یہی لفظ استعمال کرنا شروع کر دیا ہے۔ جو پہلے کبھی کم سننے میں آیا تھا اور اپنی عیسائی جماعت کو وہ "جماعت اللہ" کے نام سے تعبیر کرنے لگ گئے ہیں ـــــ اسی طرح انہوں نے اپنی چرچ کی عبادت اور سروس کا نام بھی "صلوٰۃ" رکھ لیا ہے۔ اور نیوزی لینڈ کا ایک مشن "دار الکتاب" کے نام سے یہاں مصروف عمل ہے۔

گزشتہ دنوں یہاں ایک کیتھولک نوجوان پادری سے ہماری خاصی راہ و رسم رہی یہ نوجوان ایک مسلمان عالم اور امام مسجد کا لڑکا ہے۔ جو ۲۰ سال کی عمر تک اپنے باپ کے مذہبی ماحول کے ساتھ وابستہ رہا۔ مگر اس کے بعد سے ۱۰ سال ہوئے کہ وہ عیسائی پادری بننے کی ٹریننگ لے رہا ہے۔ اس نوجوان کو اب بھی اسلامی دعائیں اور کلام پاک کی بعض سورتیں یاد ہیں۔ چنانچہ ایک دفعہ اس نے سورۃ الاخلاص پڑھ کر بتایا کہ ہمارا تو یہی ایمان ہے جو سورہ اخلاص میں بیان ہے۔ اور اسی بات کا ورد وہ عوام الناس کے سامنے اپنے لیکچروں میں کرتا ہے۔

اس کے اس بیان پر ہم نے جب اس سے بعض سوالات کئے تو وہ ان کا کوئی جواب نہ دے سکا۔ بحث میں کچھ گرمی بھی پیدا ہو گئی۔ کیونکہ ہم نے کہا تم سورۃ اخلاص کو غلط طور پر اپنے عقائد پر چسپاں کر کے عوام الناس کو خواہ مخواہ دھوکہ دے رہے ہو یہ بات اس کو خاص طور پر محسوس ہوئی مگر اس کے باوجود اس کا ورد یہی تھا کہ ہم بھی سورہ اخلاص پر ایمان رکھتے ہیں

مسلمانوں کو اپنی طرف کھینچنے کے ضمن میں ایک نیا شگوفہ یہ نکلا ہے کہ ہمارے سمارنگ کے مبلغ نے ذکر کیا کہ انڈونیشین زبان میں بائیبل کا نیا ایڈیشن جو شائع ہوا ہے۔ اس کے مقدمہ میں مسلمانوں کی توجہ کو جذب کرنے کے لئے ایک انداز میں ... ... یہ بھی اظہار کر دیا گیا ہے۔ کہ حضرت محمد صاحب (صلی اللہ علیہ وسلم) بھی سچے نبی ہیں اور ایک عیسائی کو ان کے ماننے میں بھی کوئی حرج نہیں۔ یہ طرز محض سادہ لوح عوام کو ورغلانے کے لئے ہے۔ ورنہ عملاً تو یہ ممکن ہی نہیں کہ ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم پر بھی ایمان رکھے اور اس کے ساتھ مروجہ الوقت عیسائیت کو بھی برحق قرار دے۔

لمحہ فکریہ

بہر حال یہ حالات ہماری جماعت کے لئے ایک لمحہ فکریہ پیدا کرتے ہیں۔ کیونکہ کسر صلیب کا اہم کام اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں اسی جماعت کے سپرد فرمایا ہے اور خود اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح زماں اور مہدی دوراں علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس مقصد عظیم کے لئے منتخب فرمایا اور ہمیں یقین ہے کہ اسی مقصد کے حصول میں ہی مسیح کی سچی مسیحائی اور اسلام کی حقانیت مضمر ہے۔ وباللہ التوفیق۔

انڈونیشیا کے مشہور شہر

اس ملک کے شہروں میں پہلا نمبر جاکرتا کا ہے۔ جس کی آبادی پچاس لاکھ کے قریب ہے۔ یہ شہر بڑی سرعت کے ساتھ اب دنیا کے بڑے بڑے ترقی یافتہ شہروں کی صف اول میں آنے کی خواہش کر رہا ہے۔ اور انٹرنیشنل شہرت کا حامل ہو رہا ہے۔ عظیم الشان ہوٹل۔ نائٹ کلب یا ایسے ہی بعض دوسرے امور جو ہر بڑے شہر کا لازمہ ہوتے ہیں۔ اس شہر میں بھی وجود میں آ رہے ہیں۔ اس شہر کو انڈونیشیا کی ترقی کی نبض سے تعبیر کیا جا سکے تو بے جا نہ ہو گا۔

۲۔ دوسرا شہر باندونگ ہے جو مغربی جاوا کا صدر مقام ہے۔ اس شہر کو گزشتہ سالوں میں بعض بین الاقوامی کانفرنسوں کے انعقاد کی وجہ سے بین الاقوامی شہرت حاصل ہو چکی ہے نہایت خوشگوار اور دلفریب ماحول میں واقع ہے۔ آب و ہوا کے لحاظ سے بھی بلندی پر اور پہاڑوں سے گھرا ہوا ہونے کی وجہ سے جاکرتا کی نسبت بہتر ہے بعض لوگ اسے "انڈونیشیا کے پیرس" سے تعبیر کرتے ہیں اور اس میں تشابہ ہی کیا ہے کہ جس قسم کے ماحول میں یہ شہر آباد ہے۔ اس کی دلکشی اور دلفریبی اپنا جواب نہیں رکھتی۔ یہ شہر اگر گھوڑوں سے سفر کیا جائے تو جاکرتا سے کوئی ۴ گھنٹے کے فاصلہ پر واقع ہے مسافت کا اکثر حصہ پہاڑی ہے اور اپنے پرلطف مناظر اور سبزہ کی وجہ سے بہت دلچسپ

۳۔ مشرقی جاوا کا تیسرا اہم شہر سورابایا ہے۔ جو مشرقی انڈونیشیا کا ایک اہم تجارتی اور بحری مرکز ہے۔ سلاویسی کے شہر مکاسر اور کالیمنتان کے شہر بنجرماسین کا نیز بالی کی طرف کے قریباً تمام ــــ مشرقی جزائر کا بحری اور تجارتی تعلق اسی سورابایا سے ہے۔

۴۔ سماٹرا کا چوتھا اہم شہر اس کے شمال میں واقعہ ہے۔ جو میدان کے نام سے موسوم ہے اسی شہر کا تعلق سنگاپور اور ملیشیا سے بہت قریب کا ہے اور خاصا بارونق شہر ہے

۵۔ ان شہروں کے علاوہ وسطی جاوا کا ایک شہر جہاں خاکسار ان دنوں مقیم ہے جوگجاکرتا ہے۔ جو انڈونیشیا کی تاریخ اور تہذیب میں نہایت درجہ اہمیت کا حامل ہے۔ یہ شہر انڈونیشیا کی پرانی ہندو سلطنت "ماجاپاہت" کا بھی سول مرکز رہا ہے۔ اس کے بعد موجودہ زمانہ میں جب انڈونیشیا کی آزادی کی جدوجہد شروع ہوئی تو اس تحریک میں بھی مرکزی حیثیت اسی شہر کو حاصل ہے۔ اہم تاریخی شہر ہے اور پرانے کلچر اور تہذیب کے لحاظ سے اسے ایک خاص مقام حاصل ہے۔

"ماجاپاہت" سلطنت کا جب زوال ہوا اور اس کے بعد مسلمانوں کا دور شروع ہوا۔ تو اس وقت سے راجہ گجا کی ریاست خاص اہمیت کی حامل رہی ہے۔ اور اس ریاست کا حکمران سلطان آف جوگجا کے نام سے موسوم ہونے لگا۔ اس آخری دور کے حکمرانوں میں سے آج جو سلطان زندہ ہے وہ نویں نمبر پر ہے۔ اور بڑے اعزاز سے دیکھا جاتا ہے۔ کیونکہ اس سلطان نے انڈونیشیا کی جنگ آزادی میں بڑی جرأت کے ساتھ حصہ لیا ہے یہ سلطان انڈونیشیا کی مرکزی حکومت میں اعلیٰ وزیر رہ چکے ہیں۔ ایک دفعہ ہمیں بھی ان سے ملنے کا اور گفتگو کرنے کا موقعہ ملا اور گذشتہ دنوں کا جو بھی اندر دیکھا جو اس ریاست کی پرانی عظمت کا پتہ دیتا ہے۔ گو اب وہ ریاستی نظام اور سلطان وغیرہ نہیں رہے۔ تاہم جوگجا کا علاقہ دستوری طور پر اب بھی "خاص علاقہ" کہلاتا ہے۔

جوگجاکرتا جو ایک درمیانے درجہ کا شہر ہے۔ انڈونیشیا کے تعلیمی مرکز کے طور پر بھی مشہور ہے۔ انڈونیشیا کی سب سے بڑی یونیورسٹی "گاجا ماڈا" اسی شہر میں واقع ہے۔ اسی طرح انڈونیشیا کا مشہور مذہبی اسلامی ادارہ (I A I N) انڈونیشین اسلامی انسٹی ٹیوٹ کا اہم مقام بھی یہی ہے۔ موجودہ نئی انڈونیشین حکومت میں وزیر مذاہب اسی انسٹی ٹیوٹ کے نائب ڈائرکٹر پروفیسر مکتی علی ہیں۔ نیز انڈونیشیا کی مشہور و مقبول سوشل تنظیم "محمدیہ" کے صدر بھی اسی شہر کے رہنے والے ہیں یہ دونوں موخرالذکر احباب مذہبی لحاظ سے وسعت قلبی کے حامل ہیں

انڈونیشیا میں احمدیت

اس ملک میں احمدیت کی ابتداء ۱۹۲۵ء میں ہوئی جبکہ حضرت المصلح الموعودؓ کے ارشاد سے مکرم مولانا رحمت علی صاحب پہلی بار یہاں تشریف لائے۔ ابتداءً آپ نے سماٹرا میں احمدیت کو متعارف کیا اور اس کے بعد مغربی جاوا کو اپنا مرکز قرار دیا۔ چنانچہ ہماری جماعت کا اکثر حصہ بھی مغربی جاوا میں ہے۔ گو جماعت احمدیہ سارے انڈونیشیا میں پھیلی ہوئی ہے

(باقی صفحہ ۴ پر دیکھیں)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عہدیداران جماعت اور والدین سے مخلصانہ اپیل

(مکرم بشیر احمد صاحب شمس معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

حضرت المصلح الموعودؓ کا جماعت پر ایک یہ بھی احسان ہے کہ آپ نے غلبۂ اسلام کی مہم کو مزید تیز تر کرنے کی غرض سے جماعت کے اندر کئی ذیلی تنظیموں کی تشکیل عمل میں لائی۔ جس طرح کسی مکان کی پائیداری، خوبصورتی اور تکمیل کے لئے چار دیواروں اور چھت کا ہونا ضروری ہے۔ اسی طرح آپ نے کمال حکمت عملی سے چار ذیلی تنظیمیں اطفال الاحمدیہ خدام الاحمدیہ، انصار اللہ اور لجنہ اماء اللہ کا اجراء فرمایا اور ان سب کے اوپر جماعتی تنظیم۔ تا ان سب کے باہمی تعاون سے کام میں وسعت، مضبوطی اور سہولت پیدا ہو۔ یہ امر نہایت ضروری اور لازمی ہے کہ جماعتی نظام اور ذیلی تنظیموں کا آپس میں گہرا رابطہ یکجہتی اور اتحاد ہو۔

نوجوانی کی عمر جہاں ولولے، جوش و خروش اور کام کرنے کی عمر ہے وہاں بعض اوقات کم علمی، لاعلمی اور ناتجربہ کاری کی بناء پر غلطی کا بھی امکان موجود ہے۔ ایسے وقت میں نوجوانوں کو بزرگوں کی توجہ، شفقت، ہر وقت رہنمائی، مشفقانہ تعاون اور حوصلہ افزائی یقیناً مفید نتائج پیدا کرنے کا موجب بن سکتی ہے۔ حضرت المصلح الموعودؓ نے بھی نیک کاموں میں تعاون کیلئے بارہا توجہ دلائی۔ فرمایا:۔

"میں نے پہلے بھی توجہ دلائی تھی اور اب پھر جماعتوں کے پریذیڈنٹوں سیکرٹریوں اور دوسرے تمام افراد کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ خدام الاحمدیہ کے ساتھ تعاون کریں اور نوجوانوں کو اس بات پر مجبور کریں کہ وہ خدام الاحمدیہ میں شامل ہوں۔ اسی طرح ماں باپ کا فرض ہے کہ وہ اپنے بچوں کو اس میں داخل کریں تا ان کی اچھی تربیت ہو۔ جب تک ماں باپ اور جماعتوں کے پریذیڈنٹ اور سیکرٹری اس طرف توجہ نہیں کریں گے۔ جب تک وہ خدام الاحمدیہ کو کوئی اور چیز سمجھیں گے اور اپنے آپ کو کوئی اور چیز سمجھیں گے اس وقت تک پوری کامیابی نہیں ہو سکتی۔ پس ضروری ہے کہ ماں باپ بھی اپنی ذمہ داری کو سمجھیں اور جماعتیں بھی اپنے فرض کو سمجھیں اور جو لوگ اس میں داخل نہیں انہیں مجبور کریں کہ وہ اس میں داخل ہوں اور جو داخل ہو چکے ہیں ان کی نگرانی کریں کہ آیا وہ پروگرام کے مطابق عمل کرتے ہیں یا نہیں۔"

(الفضل ۳ فروری ۱۹۴۵ء)

نیز فرمایا:۔

"پس وہ جنہوں نے کہا کہ ہم انصار کو تم خدام سے کیا غرض ہے انہیں سوچنا چاہیئے تھا کہ خدام الاحمدیہ کوئی الگ چیز نہیں بلکہ خدام الاحمدیہ ان کے اپنے بیٹوں کا نام ہے۔ پس جب انہوں نے کہا کہ ہمیں خدام الاحمدیہ سے کیا غرض ہے تو دوسرے الفاظ میں انہوں نے یہ کہا کہ ہمیں اس سے کیا غرض ہے کہ ہمارے بیٹے جیتے ہیں یا مرتے ہیں۔" (الفضل [illegible])

بعض اوقات لاپرواہی اور عدم توجہ خطرناک دور رس نتائج اپنے ساتھ لاتی ہے جس سے ہمیں بحیثیت جماعت اور قوم احتیاط برتنی ضروری ہے۔ جماعتی نظام کی پوزیشن ایک جسم کی مانند ہے جس کے مختلف اعضاء ہوتے ہیں اگر جسم کے کسی حصہ عضو میں معمولی سی بھی تکلیف ہو تو سارا جسم تکلیف محسوس کرنے لگ جاتا ہے اور اگر جسم کے کسی حصہ عضو میں کوئی خرابی پیدا ہو جائے۔ یا خرابی پیدا ہونے کا امکان ہو تو فوراً اس کے علاج کی فکر ہوتی ہے۔ ذیلی تنظیمیں بھی جماعتی نظام کے جسم کے مختلف اعضاء ہیں جن میں اتحاد فکر، اتحاد عمل، اصلاح اور درستی از بس ضروری ہے بصورت دیگر جسم بیکار ہو کر رہ جائے گا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر والدین اپنے پیچھے نیک اولاد چھوڑ جاتے ہیں جو ان کے لئے دعائیں کرتی ہے تو یہ بھی ان کے لئے ایک قسم کا صدقہ جاریہ ہے خوش قسمت ہیں وہ والدین جو اپنے پیچھے نیک اولاد اپنی یادگار چھوڑ جاتے ہیں۔ جہاں والدین اپنی اولاد کے لئے دنیاوی وجاہت و عزت کے خواہشمند ہیں اور اس کے لئے وہ ہر قسم کی قربانی کرتے اور تکلیف اٹھاتے ہیں وہاں انہیں اپنی اولاد کی روحانی تربیت کی بدرجہ اولیٰ فکر کرنی چاہیئے مگر بعض والدین کی طرف سے تنظیم کو مکمل تعاون حاصل نہیں ہوتا جس کے نتیجہ میں نوجوانوں میں عدم تعاون کا رجحان ترقی کر جاتا اور آخر کار ذیلی تنظیم اور جماعتی نظام پر اثر انداز ہونے لگتا ہے تربیت اولاد کی اصل ذمہ داری تو ان کے والدین پر ہے۔ ذیلی تنظیمیں محض ان کی امداد کی خاطر ہیں۔ بالفرض اگر والدین کا تعاون تنظیم کو حاصل نہ ہو جس کی کئی ایک صورتیں ہو سکتی ہیں۔ مثلاً نوجوانوں کا تنظیم کے کاموں میں دلچسپی نہ لینا۔ پروگراموں کو عمداً نظرانداز کرنا۔ نماز با جماعت میں سستی و غفلت برتنا۔ چندہ جات کی ادائیگی کی طرف توجہ نہ دینا۔ ان تمام صورتوں کی اصلاح کے لئے والدین کے تعاون کے بغیر تنظیمیں حقیقی رنگ میں کامیاب نہیں ہو سکتیں فرض کریں بچہ گھر میں موجود ہے کوئی عہدیدار گھر پر دستک دے کر کہتا ہے کہ بچے کو نماز کے لئے بھیجیں یا اسے کہیں کہ چندہ ادا کرے اگر والدین عہدیدار سے تعاون نہیں کرتے تو ایسی صورت میں بچہ میں کبھی بھی مجلس سے تعاون کی روح پیدا نہ ہوگی یا مجلس کسی طفل یا خادم کو اصلاح کے نقطہ نظر سے کوئی سزا دیتی ہے اور اس کے والدین بجائے تعاون کے عہدیداروں کے ساتھ بدسلوکی سے پیش آتے ہیں کہ تمہیں ہمارے بچہ کو سزا دینے یا کچھ کہنے کا کیا حق پہنچتا ہے تو آپ غور فرمائیں اس کا اثر بچہ پر کبھی بھی اچھا نہ ہوگا اور تنظیم سے عدم تعاون کا رجحان بڑھے گا۔ جماعتی تنظیم ایک قومی امانت ہے اس کا صحیح حق اسی صورت میں ادا ہو سکتا ہے۔ کہ ہر ذمہ دار شخص اپنی ذمہ داری کو محسوس کرے اور اس کا عمل اس کے مطابق ہو۔

پس حضورؓ کے مندرجہ بالا ارشادات کی روشنی میں خاکسار تمام عہدیداران جماعت اور والدین سے یہ اپیل کرنا چاہتا ہے کہ نوجوانوں کو اپنے بچے سمجھتے ہوئے ان کی صحیح تعلیم و تربیت کے جملہ پروگراموں میں مجلس خدام الاحمدیہ کے ساتھ تعاون فرمائیں تا جماعت بحیثیت مجموعی اپنے مجوزہ پروگرام کے مطابق ٹارگٹ حاصل کر سکے۔

ایک ضروری اعلان

مورخہ ۱۲ نومبر ۱۹۷۱ء کو میں جمعہ کے روز نماز جمعہ کے لئے جا رہا تھا کہ ایک برقع پوش خاتون نے مسجد مبارک کے پاس پچاس روپے کے نوٹ یہ کہہ کر مجھے پکڑا دیئے کہ یہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تک پہنچا دیں۔ حضور اس رقم کو حسب منشاء خود خرچ فرمائیں۔ مجھے نماز میں جانے کی جلدی تھی۔ اس خاتون نے اپنا نام صرف "بشریٰ" بتایا۔ خاکسار نے یہ رقم حضور ایدہ اللہ بنصرہ کی خدمت میں پہنچا دی تھی۔ حضور نے ارشاد فرمایا کہ یہ رقم "مد طباعت و اشاعت قرآن مجید" میں داخل کرا دی گئی ہے۔ اس بارے میں الفضل میں اعلان کرا دیا جائے تاکہ موصوفہ کو اطلاع ہو جائے۔

(خاکسار۔ ابوالعطاء جالندھری)

درخواست دعا: میرا لڑکا سفیر احمد لندن کی ایک فیکٹری میں ملازم ہے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو اپنے فضل سے ہر طرح خیریت سے رکھے اور اپنے فضلوں سے نوازے۔ آمین۔ (ڈاکٹر محمد منظور رحمت بازار ربوہ)

بقیہ صفحہ ۳

سالٹھ کے قریب یہاں احمدی جماعتیں ہیں جن کا دائرہ مشرقی جاوا، سماٹرا، سلاویسی، کالیمنتان اور مشرقی جزائر میں بالی سے ملحقہ جزیرہ لومبوک تک وسیع ہے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے ہزارہا کی تعداد میں قربانی کرنے والے مخلصین اس جماعت میں موجود ہیں۔ اللّٰھم زد فزد۔

انڈونیشیا میں بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت کی ذیلی تنظیمات بھی موجود ہیں۔ جو اپنے اپنے فرائض منصبی انجام دیتی ہیں۔ مجلس انصار اللہ، مجلس خدام الاحمدیہ، اطفال الاحمدیہ، ناصرات الاحمدیہ اور پھر خواتین کی تنظیم لجنہ اماء اللہ جابجا موجود ہیں۔ جماعت کا ایک ماہوار رسالہ "سینار اسلام" کے نام سے عرصہ دراز سے جاری ہے۔ نیز انڈونیشین زبان میں جماعت کا لٹریچر بیسیوں کتب، رسالوں اور پمفلٹوں کی صورت میں موجود ہے۔ عیسائیوں کے مقابل پر نئی تحقیقات کے ضمن میں بھی ضروری لٹریچر وجود میں آ رہا ہے۔ اسی طرح انڈونیشین زبان میں تفسیر القرآن کی ابتداء بھی ہو چکی ہے۔ انشاء اللہ بقیہ حصص بھی بہت جلد منصہ شہود پر آنے کی توقع ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہماری جماعت کو اس ملک میں بہتر رنگ میں خدمت اسلام کی توفیق عطاء فرما دے۔ اور وہ لوگ جو صرف نام کے مسلمان ہیں۔ یا اس لئے مسلمان کہلاتے ہیں کہ وہ مسلمان گھرانے میں پیدا ہوئے ہیں۔ انہیں صحیح اسلام کو سمجھنے کی توفیق عطا فرما دے اور زندہ ایمان نصیب کرے۔ آمین۔

وباللہ التوفیق۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر مع مزید تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان وصایا اور سیکرٹری صاحبان مال اس بات کو نوٹ فرمالیں

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۲۰۵۵۷

میں عائشہ بیگم زوجہ شہاب الدین صاحب قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر ۵۵ سال بیعت ۱۹۴۶ء ساکن کوٹ نہال سنگھ اوکاڑہ ضلع ساہیوال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج ۱۸/۵/۷۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

۱) حق مہر وصول شدہ -/۳۲ روپے

۲) دو عدد طلائی انگوٹھیاں وزنی نصف تولہ مالیتی -/۸۰ روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۳۰ روپے ماہوار آمد ہے میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: عائشہ بیگم

گواہ شد: منیر احمد پسر خوصیہ کوٹ نہال سنگھ اوکاڑہ۔ ضلع ساہیوال

گواہ شد: حکیم عطاء الرحمٰن کوٹ نہال سنگھ اوکاڑہ۔ ضلع ساہیوال۔

مسل نمبر ۲۰۵۵۸

میں کریم احمد ولد مسعود احمد صاحب خورشید قوم ارائیں پیشہ طالب علمی عمر ۱۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بنگلہ نشان رحمت ۲-۲/۲۰۲ بلاک ۲۔ پی ای سی ایچ ایس۔ کراچی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۱/۷۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت بطور جیب خرچ -/۲۰ روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: کریم احمد پی ای سی ایچ ایس کراچی

گواہ شد: مسعود احمد خورشید عفی عنہ بنگلہ نشان رحمت ۲-۲/۲۰۲ بلاک ۲ پی ای سی ایچ ایس کراچی۔ گواہ شد: منیر احمد بنگلہ نشان رحمت ۲-۲/۲۰۲ بلاک ۲ پی۔ای۔سی۔ایچ۔ایس کراچی۔

مسل نمبر ۲۰۵۵۹

میں بشریٰ رضوانہ بنت چوہدری محمد الدین صاحب قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سیٹلائٹ ٹاؤن گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۳/۷۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

۶ عدد چوڑیاں مالیتی -/۴۲۰ روپے
ایک جوڑی بالیاں مالیتی -/۷۰ روپے

میں اپنی مندرجہ جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

ضرورت

میڈیکل سٹور میں کام کرنے کے لئے ایک کوالیفائڈ تجربہ کار اور دیانتدار ڈسپنسر کی ضرورت ہے

خواہشمند حضرات مجھ سے رابطہ پیدا کریں

محمود الحسن قریشی میڈیسن ہاؤس کچہری بازار سرگودھا

نور کاجل

ربوہ کا مشہور عالم تحفہ
آنکھوں کی خوبصورتی صحت اور صفائی کے لئے بہترین تحفہ۔
مردوں عورتوں سب کے لئے یکساں مفید ہے۔ قیمت سوا روپیہ
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون ۵۳۸

الامۃ: بشریٰ رضوانہ ۶۳۲/B سیٹلائٹ ٹاؤن۔ گوجرانوالہ۔

گواہ شد: خورشید احمد ۳۳/B سیٹلائٹ ٹاؤن گوجرانوالہ۔ گواہ شد: محمد الدین ولد چوہدری حاکم دین صاحب 32/B سیٹلائٹ ٹاؤن۔ گوجرانوالہ۔

مسل نمبر ۲۰۵۶۰

میں بشریٰ احمدی بنت چوہدری عنایت اللہ احمدی قوم راجپوت پیشہ تعلیم عمر ۱۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷/۹/۷۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۵ روپیہ بطور جیب خرچ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے

الامۃ: بشریٰ احمدی گواہ شد: چوہدری عنایت اللہ احمدی دار العلوم غربی ربوہ

گواہ شد: عبد الکریم شرما۔ دار العلوم غربی ربوہ

رائے عوام شافی

مبلغ سکنڈے نیویا جناب سید کمال یوسف صاحب لکھتے ہیں:۔

"خاک نے گھٹنے کی درد میں ہینز کیور HAINS CURE کے صرف دو کیپسول استعمال کرکے خدا تعالیٰ کے فضل سے مکمل شفا پائی "کیور ریڈ سسٹم" کی ادویات کو حسب موقع بہت مفید پایا"

قیمت مکمل کورس چار کیپسول -/۱۰ خرچ ڈاک ۱/۵۰ کیور ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور و کراچی، علاوہ تقسیم کنندگان ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار

مسل نمبر ۲۰۵۶۱

میں امینہ احمدی بنت چوہدری عنایت اللہ صاحب احمدی قوم راجپوت پیشہ تعلیم عمر ۱۸ سال بیعت پیدائشی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷/۹/۷۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۵ روپیہ بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

الامۃ: امینہ احمدی۔ ربوہ

گواہ شد: چوہدری عنایت اللہ احمدی

گواہ شد: عبد الکریم شرما۔ ربوہ

درخواست دعا

مکرم رائے محمد معصوم صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ چک منگلا کا پوتا بچہ عزیزم ناصر احمد بیمار ہے۔ بچے کا نچلا دھڑ بے حس ہو گیا ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بچے کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

رانا محمد اعظم انچارج تعلیم الاسلام پرائمری سکول ربوہ

ہمدرد نسواں جملہ امراض اٹھرا کا بے نظیر علاج مکمل کورس چھ صد گولی ۳۰ روپے تیار کردہ دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مشرقی پاکستان کے مختلف علاقوں میں
دشمن کی پیش قدمی کو مکمل طور پر روک دیا گیا
دو مقامات پر ہندوستانی فوج ۳۳۰ لاشیں چھوڑ کر افراتفری کے عالم میں پسپا ہو گئی

راولپنڈی ۲۵ نومبر۔ ایک سرکاری ترجمان نے اخباری نمائندوں کو بتایا کہ پاکستان کی بہادر افواج نے مشرقی پاکستان میں دیناج پور، کومیلا، سلہٹ اور چٹاگانگ کے علاقوں میں ہندوستانی حملہ آوروں کی پیش قدمی کو مکمل طور پر روک دیا ہے۔ حملہ آور دو علاقوں میں ۳۳۰ لاشیں چھوڑ گئے اور ہندوستان کی ۳۱۱ پہاڑی رجمنٹ افراتفری کے عالم میں پسپا ہو گئی۔

بلی کے مقام پر پاکستانی فوج نے ایک بڑا جوابی حملہ شروع کیا ہے یہاں پر رات بھر گھمسان کی جنگ ہوتی رہی اب اس جگہ ہمارا مکمل قبضہ ہے اور بھارتی قبضہ کے آخری نشانات تک مٹا دیئے گئے ہیں اس جگہ سے دشمن اتنی افراتفری کے عالم میں بھاگا ہے کہ اپنی لاشیں تک نہیں لے جا سکا

ترجمان نے مزید بتایا کہ ہندوستان دن بدن اب کھلے طور پر لڑائی میں ملوث ہو رہا ہے اور اپنے دباؤ میں برابر اضافہ کر رہا ہے ہم اسے شدید جانی نقصان پہنچا رہے ہیں اور وہ کہیں بھی قدم جمانے میں کامیاب نہیں ہو سکا۔

پاکستان اپنے تمام ذرائع کو بروئے کار لا کر اپنی علاقائی سالمیت کی حفاظت کرے گا
صدر پاکستان جنرل محمد یحییٰ خان کا اعلان

ٹیکسلا ۲۵ نومبر۔ بھاری مشینوں کے کارخانے کا افتتاح کرتے ہوئے صدر پاکستان آغا محمد یحییٰ خان نے یہ اعلان کیا ہے کہ ہندوستان کی جارحیت کی وجہ سے پاکستان کو شدید خطرہ درپیش ہے اور پاکستان اپنے تمام ذرائع کو بروئے کار لا کر اپنی علاقائی سالمیت کا تحفظ کرے گا۔ آپ نے کہا کہ ہندوستان کے رویہ کی وجہ سے برصغیر کے دونوں ملک ایک ایسے مقام پر پہنچتے جا رہے ہیں جہاں سے واپسی ناممکن ہو گی آپ نے چین کا شکریہ ادا کیا جس کے تعاون کے ساتھ [illegible] کروڑ روپے کی لاگت سے یہ کارخانہ تعمیر کیا گیا ہے۔ افتتاح کے موقع پر چینی وفد کے لیڈر نے بھی تقریر کی اور اس میں پاکستان کو یقین دلایا کہ چین ہندوستانی جارحیت کا مقابلہ کرنے کے لئے پاکستان کی بھرپور مدد کرے گا۔

ہندوستانی جارحیت پر
چینی وزیر اعظم کا اظہار تشویش

پیکنگ ۲۵ نومبر۔ چین کے وزیر اعظم مسٹر چو این لائی نے مشرقی پاکستان میں ہندوستانی جارحیت اور اشتعال انگیزی پر تشویش کا اظہار کیا ہے اور پاکستان کی حمایت کا اظہار کیا ہے

چینی وزیر اعظم نے یہ یقین دہانی چین میں مقیم پاکستانی سفیر مسٹر کے ایم قیصر سے ملاقات کے دوران کی ہے۔ پاکستانی سفیر نے صدر یحییٰ خان کا ایک خاص خط اس موقعہ پر مسٹر چو این لائی کے حوالہ کیا۔

ولادت

۱۷ نومبر ۱۹۷۱ء کی صبح کو اللہ تعالیٰ نے برادرم مولوی بشیر الدین احمد صاحب معلم نظارت اصلاح و ارشاد مقیم شالامار ٹاؤن لاہور کو پہلی بچی عنایت فرمائی ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچی کا نام قرۃ العین تجویز فرمایا ہے۔

نومولودہ مکرم نور محمد صاحب صحابی دارالصدر غربی ربوہ کی نواسی اور مکرم محمد امین صاحب شاہجہان پوری مرحوم کی پوتی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بچی کو برکت والی لمبی زندگی عطا فرمائے اور اسے والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

(سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا ربوہ)

جماعت احمدیہ گھانا کے وفد کی صدر جمہوریہ گھانا سے ملاقات
ایک سادہ اور پُر وقار تقریب میں صدر جمہوریہ کو انگریزی ترجمۂ قرآن کے ایک نسخہ کی پیشکش
صدرِ مملکت کی طرف سے جماعت احمدیہ کی نہایت قابل قدر رفاہی سرگرمیوں پر گہرے جذبات تشکر کا اظہار

اکرا۔ (بذریعہ تار) اس ماہ کے اوائل میں جماعت احمدیہ گھانا کے دس افراد پر مشتمل ایک وفد نے امیر جماعت ہائے احمدیہ گھانا و مبلغ انچارج گھانا مشن مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر کی زیر قیادت ایک سادہ لیکن پُر وقار تقریب میں جو "[illegible] آسی لاج" میں منعقد ہوئی جمہوریہ گھانا کے صدر ہز ایکسی لینسی ایڈورڈ آکوفو ایڈو سے ملاقات کر کے انہیں قرآن مجید کے انگریزی ترجمہ کا ایک نسخہ بطور ہدیہ پیش کیا۔

اس موقعہ پر مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر نے ایک مختصر تقریر میں قرآن مجید کے محاسن اور اس کے فضائل بیان کئے آپ نے بتایا کہ قرآن مجید ایک عظیم مقصد کے پیش نظر اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوا ہے اور وہ مقصد یہ ہے کہ بنی نوع انسان کو نفس کی غلامی اور بہیمانہ زندگی سے نجات دلا کر انہیں خدا رسیدہ اور خدانما انسان بنایا جائے۔ انہوں نے اپنی تقریر میں اس امر کا بھی ذکر کیا کہ جماعت احمدیہ کے افراد معاشرہ میں نظم و ضبط کے نہایت درجہ پابند اور قانون کا غایت درجہ احترام کرنے والے افراد کی حیثیت رکھتے ہیں جماعت احمدیہ کی رفاہی سرگرمیوں اور مساعی کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے بتایا کہ چار درجن کے قریب پرائمری مڈل اور ہائر سیکنڈری سکول چلانے کے علاوہ اب جماعت احمدیہ نے طبی خدمات بجا لانے کے ایک وسیع منصوبہ کو عملی جامہ پہنانے کا بیڑہ اٹھایا ہے چنانچہ کام کا آغاز ہو چکا ہے۔ جماعت مختصر سی مدت میں چار ہسپتال قائم کر چکی ہے اور انہیں بفضل اللہ تعالیٰ نہایت کامیابی سے چلا رہی ہے

اپنی جوابی تقریر میں صدر مملکت نے فرمایا جب کہ آپ لوگوں کو علم ہے حکومت کی طرف سے کسی مذہب کے پیروؤں پر اپنے مذہب پر عملدرآمد کے سلسلہ میں کسی قسم کی پابندیاں عاید نہیں ہیں ہمارے آئین میں اس قسم کی پابندیاں عاید کرنے کی کوئی گنجائش نہیں ہے اور یہ امر میرے لئے بہت خوشی اور مسرت کا موجب ہے بلاشبہ آپ کا مذہب دنیا کے عظیم ترین مذاہب میں سے ایک ہے مگر بایں ہمہ بھی میرے لئے موجب اطمینان ہے کہ جماعت احمدیہ نے ہمارے ملک کی بہت خدمت انجام دی ہے اور میں امید رکھتا ہوں کہ جماعت ملک کی ترقی میں آئندہ بھی اسی طرح ہاتھ بٹاتی رہے گی حکومت جماعت احمدیہ کی خدمات اور رفاہی سرگرمیوں سے آگاہ ہے اور میں علی وجہ البصیرت کہہ سکتا ہوں کہ ملک کی ترقی میں ہاتھ بٹانے کے سلسلہ میں آپ لوگوں نے جو خدمات انجام دی ہیں ہم ان پر آپ کے بہت شکرگزار ہیں۔ قرآن مجید کا تحفہ پیش کرنے کی اس تقریب کی خبر اخبارات میں وسیع پیمانہ پر شائع ہوئی۔ مزید براں ریڈیو پر [illegible] ٹیلیویژن پر بھی اس [illegible]

6366
مکرم سید ظہور احمد شاہ صاحب
مینیجر زرعی ترقیاتی بنک آف پاکستان
بہاولنگر